احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
۸۔ مارچ ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۵
خطبہ نمبر ۶
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۵۴ بدھ ۶ شوال ۱۴۱۵ھ ' ۸ امان ۱۳۷۴ہش '۸ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام اقسام حمد کے اللہ سے مخصوص ہیں

تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالات تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لا سکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے متعلق جماعتیں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں

بڑے بڑے ممالک سے پروگرام بنانے کی جو توقعات تھیں وہ پوری نہیں ہوئیں

ملکوں کے بارے میں ان کی تاریخ' تمدن' جغرافیہ' اقتصادیات' ہیروز' قدرتی مقامات' مذاہب کے پروگرام بنائیں

خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرمودہ بتاریخ ۲۳ فتح ۱۳۷۳ ہش (۲۳ دسمبر ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن کا متن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

سال کے آخری ایام میں دعاؤں اور استغفار سے کام لیں

"(سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہ ۱۹۹۴ء کا سال بہت سی برکتیں جماعت کے لئے لے کر آیا اور بہت سی دائمی برکتیں پیچھے چھوڑ کر جانے والا ہے۔ اب ایک ہفتہ تقریباً باقی ہے۔ ۳۰۔ دسمبر کو (اللہ نے چاہا تو) اس سال کا آخری جمعہ ہم ادا کریں گے۔۔ اور پھر آئندہ سال میں داخل ہوں گے۔ اس دوران دو اور بھی اہم پروگرام ہیں یعنی قادیان کے سالانہ جلسے کا افتتاح اور اس کی اختتامی تقریب۔ یہ دونوں تقریبات لندن میں بھی منعقد کی جائیں گی اور عالمی پروگراموں کے ذریعے' (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے ذریعے تمام عالم میں نشر ہوں گی پس اس پہلو سے یہ بھی دو بہت اہم جلسے ہیں جو انہی آخری ایام میں واقع ہوئے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ احباب جماعت گذشتہ سال کے حالات پر جماعتی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی غور و فکر کرتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے اور بہتر کی دعائیں مانگتے ہوئے یہ آخری ایام صرف کریں گے۔ بہت سے واقعات ہوتے ہیں جن میں انسان کو ایک نیکی کی توفیق مل سکتی ہے۔ مگر بعض عارضی روکیں پیدا ہو کر اگرچہ اس شخص کے نیکی کے مزاج کو نہیں بدلتیں مگر اس اہم نیکی سے محروم ضرور کر دیتی ہیں۔ اور ایسے کئی واقعات انسان کی زندگی میں ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس سے انسان کو سبق سیکھنا چاہئے۔ اور پھر کچھ کمزوریاں واقع ہو جاتی ہیں۔ کچھ غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ کچھ حقوق کے معاملے میں بے احتیاطی ہوتی ہے یا حق تلفی ہو جاتی ہے۔ یا جیسے کہ اللہ چاہتا ہے حق ادا نہیں کئے جاتے۔ کئی اختلافات کو ہوا دے کر معاملات کو بگاڑ دیا جاتا ہے۔ گھریلو ماحول کو گندہ کرنے کے لئے کئی قسم کی غلطیاں ہیں جو بعض دفعہ دیرپا بد اثرات پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔ تو ہمیں یہ وقت اس تجزیے میں بھی صرف کرنا چاہئے اور ان دعاؤں میں بھی کہ اے خدا اس سال کی نیکیاں تو باقی رہیں اور ہمیشہ جاری رہیں۔ اس کی برکتیں تو کبھی ختم نہ ہوں۔ لیکن وہ تکلیف دہ چیزیں جو انسان خود اپنے اعمال سے اپنے لئے پیدا کرتا ہے وہ اس سال کے اختتام سے پہلے ہی ختم ہو جائیں اور آئندہ جماعت کو ان ٹھوکروں سے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔ تو یہ دعائیں خصوصیت سے اس عرصے میں کریں اور باقی تفصیلی باتیں جو آئندہ سال کے متعلق ہدایات ہیں یا کچھ اور باتیں نئے سال کے تعلق میں کرنے والی ہوں گی وہ میں (اللہ نے چاہا تو) اس سال کے آخری خطبہ ۳۰۔ دسمبر کو کروں گا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے متعلق جماعت کی ذمہ داریاں

ایک مضمون میں نے گذشتہ جمعہ کے روز شروع کیا تھا۔ (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے متعلق جماعت کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلانا۔ یہ مضمون چونکہ بہت وسیع ہے اور بہت سے پہلو ایسے ہیں جو تشنہ ہیں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ آج بھی اسی موضوع پر گفتگو کروں وجہ یہ ہے کہ آئندہ سال جو آنے والا ہے اس میں ایک مختلف (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے علاقائی پروگراموں میں وقت کے لحاظ سے بھی تبدیلیاں ہوں گی اور پروگراموں کے لحاظ سے بھی ان کو بہتر بنانے کی ایک عالمی کوشش ہے جو ہم شروع چکے ہیں۔ اس سلسلے میں کمیٹیاں قائم ہیں وہ غور کر رہی ہیں بہت محنت کر رہی ہیں ان کے ساتھ میرے بھی اجلاسات ہو رہے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے معاملات ہیں جن کو اس ملک میں بیٹھے بیٹھے سرانجام نہیں دیا جا سکتا ان کا تعلق مختلف ممالک سے ہے۔ اور ایسے معاملات بھی ہیں جن کا یہاں بیٹھے ہوئے براہ راست مرکز کے لئے سرانجام دینا ممکن نہیں ہو سکتا یعنی جو مرکزی کارکن جن کے سپرد تمام دنیا کے انتظامات ہیں جو اس سلسلے میں بہت محنت کر رہے ہیں۔ ان کے لئے ممکن نہیں کہ ملکی ضروریات میں بھی پوری ذمہ داریاں ادا کریں۔ اس لئے بہت سی ایسی باتیں ہیں جن میں یو کے کی جماعت کو بحیثیت یو کے کی جماعت کے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنا ہوں گی۔ جب کہا جاتا ہے تو بعض دفعہ وہ کہتے ہیں کہ اتنے پیسے مہیا کر دئے جائیں۔ ہم اپنی الگ ٹیم بنائیں۔ اپنا الگ سٹوڈیو بنائیں۔ اس پہ اتنے پیسے کی ضرورت پڑے گی۔ یہ یونہی غلط سوچیں ہیں۔ سٹوڈیوز بنے ہوئے ہیں سامان موجود ہیں۔ آپس میں (صاحب ایمان والے) تعاون کی صرف ضرورت ہے۔ اگر ٹیمیں بنائیں کارکن بنائیں ان کو تربیت دینے میں بھی مرکزی منتظمین حتی المقدور تعاون کریں گے تو معمولی خرچ جو اٹھتے ہیں وہ ہر ملک خود ذمہ دار ہوتا ہے اور ہر ملک پہلے ہی کر رہا ہے۔ تو ایک تو ان پروگراموں کے سلسلے میں یہ عادت پیدا کریں کہ ہر بار جو نیک نصیحت کی جائے اس میں ہاتھ نہ آگے بڑھائیں۔ میں جانتا ہوں کہ ہم سب کے ہاتھ ایک ہی ہیں۔ یہاں دینے اور لینے والے ہاتھ کا اس طرح فرق نہیں ہے۔ مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

وہ ذمہ داریاں جو ملکی سطح پر سرانجام دی جاسکتی ہیں ان کا بوجھ مرکز پر ڈالنا۔ جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت بڑی بڑی ذمہ داریاں 'عالمی ذمہ داریاں' جن میں آپ کے ملک کی بھی ذمہ داریاں شامل ہیں' پہلے ہی بہت ہیں۔ اس پہلو سے کوشش کریں کہ مرکز کا بوجھ چندوں کی ادائیگی کے لئے تو آپ بٹا ہی رہے ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ لیکن ان کے اخراجات میں ایسے طریقے سے کام لیں کہ بہت سے اخراجات جو آپ وہاں پورے کرسکتے ہیں وہیں پورے کریں۔ اور جو عالمی ضرورتیں ہیں ان میں حصہ لیں۔ آپ کا اجر یہ ہو گا کہ سارے عالم میں جو محنت ہو گی آپ بھی اس میں حصہ پائیں گے۔ اس کا فیض آپ کو بھی نصیب ہو گا۔ تو جو اجتماعی کوششیں ہیں وہ کلو اجمیعا کی سی حیثیت رکھتی ہیں۔ سب اپنا اپنا کھانا لے کر آتے ہیں۔ اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر اس میں بہت تنوع پیدا ہو جاتا ہے اور دعوت سج جاتی ہے اور اچھے محبت کے ماحول میں ایسے کام ہوتے ہیں جو ویسے اگر کئے جائیں اجتماعی طور پر تو بہت خرچ چاہیں گے۔ بہت سے انتظامی تقاضے کریں گے اور اتنی بعض دفعہ صلاحیت نہیں ہوتی' کسی جماعت میں کہ اکٹھے یہ سارے کام کرسکے۔ مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کلو اجمیعا میں اللہ کے فضل سے بہت سی برکتیں ہیں۔ تو یہ بھی ایک دستر خوان ہے۔ ایک عالمی دستر خوان ہے نعمتوں کا جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے بچھایا ہے اور آپ ڈشوں میں اس کو اتارتے ہیں اور اس نعمت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو اس پہلو سے سب نے کلو اجمیعا کرنا ہے۔ اس کلو اجمیعا کے سلسلے میں بعض ہدایات آپ کو میں نے گذشتہ خطبے میں دی تھیں کچھ میں اب وہ ہدایات دوں گا۔ لیکن اس مضمون کو آگے بڑھانے سے پہلے میری نظر پڑی ہے یادداشت پر۔

نائیجیریا کی جماعت اور ان کے امیر کا تذکرہ

آج جماعت احمدیہ نائیجیریا کا بھی جلسہ سالانہ ۲۳۔ دسمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ حسن سنمونو صاحب نئے امیر جو ہیں نائیجیریا کے ان کی امارت میں پہلا جلسہ سالانہ ہے نائیجیریا کا۔ اور جب سے وہ امیر بنے ہیں۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اب اللہ کے فضل کے ساتھ پہلے ہی بے حد مخلص اور فدائی کارکن تھے اور بہت سلیقے والے اور دماغی صلاحیتوں کے لحاظ سے بہت متوازن اور اب جب سے امارت سنبھالی ہے۔ وہ دن رات نظام جماعت کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یعنی نظام میں تبدیلیاں لاکر نہیں بلکہ نظام پر عمل پیرا ہو کر۔ اور عمل کروا کر۔ جو وہاں نظام جاری ہے اس میں ان کے آنے کے بعد نمایاں طور پر اچھے رجحانات دکھائی دے رہے ہیں۔ عالمی طور پر ان کی دعاؤں کے ذریعے مدد کرنی چاہئے۔ نائیجیریا کی جماعت میں جتنی صلاحیتیں ہیں اب تک وہ بروئے کار نہیں لائی گئیں۔ اور ویسے یہ جماعت اللہ کے فضل ساتھ بہت سی صلاحیتوں کی مالک ہے۔ ہر طبقہ فکر کی نمائندگی اس میں ہے اور جماعت سے لوگ گہرا اخلاص رکھتے ہیں۔

نائیجیریا جماعت کو پہنچنے والے بعض نقصانات

اگرچہ عدم تربیت کے نتیجہ میں بعض دفعہ بعض نقصانات بھی پہنچے۔ مثلاً بعض جماعتیں ایسی ہیں جو جماعت احمدیہ میں سے نکلی ہیں اور پھر الگ جماعتیں بنیں۔ لیکن جہاں تک (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے ان کی وفاداری کا تعلق ہے وہ یہ حال ہے کہ الگ ہونے کے باوجود جو انتظامی مسائل کی وجہ سے الگ ہوئی تھیں۔ اپنی لاعلمی کہ کسی موقعے پر کیا کرنا چاہئے۔ بدقسمتی سے اس وقت ان کو براہ راست (امام جماعت) کی نگرانی حاصل نہیں تھی۔ واسطے بیچ میں تھے اس لئے نہ صحیح صورت حال (امام جماعت) تک پہنچتی تھی نہ (امام جماعت) کا منشاء ان پر پوری طرح روشن کیا جا رہا تھا۔ وہ الگ ہو گئیں لیکن حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے وفا کا تعلق قائم رکھا۔ آپ کے تمام عقائد پر ایمان لاتی رہیں اور یہ بھی نہیں کہ لاہوریوں کی طرح کوئی نیا عقیدہ گھڑ لیا ہو۔ صرف انتظامی علیحدگی ہوئی ہے۔ اور اس سے ان کو بھی نقصان پہنچا اور جماعت کو بھی نقصان پہنچا۔ لیکن جب میں نائیجیریا گیا تھا تو ایسی جگہوں پر گیا ہوں جو بھی اس وقت امیر تھے انہوں نے بڑے اصرار کے ساتھ دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سب کو میں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے تعلق میں آپ کے ایمان میں پوری طرح مستعد پایا۔ یہ صلاحیتیں ہیں۔ یہ مَیں صلاحیتوں میں گنوا رہا ہوں۔ اگرچہ مثال دے رہا ہوں ایک نقصان کی۔ لیکن بتانا چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے نقصان کے باوجود ان کا احمدیت سے وفا کرنا بتاتا ہے کہ جو کچھ کر رہے ہیں سوچ سمجھ کے کر رہے ہیں۔ احمدیت کو قبول کرتے ہیں تو پورے شرح صدر کے ساتھ قبول کرتے ہیں اور پھر کسی قسم کے ابتلاء ان کو احمدیت کے دائرہ سے باہر نہیں پھینک سکتے۔ یہ لوگ خاص دعاؤں کے محتاج ہیں۔

افریقہ کے بہت سے ممالک اس طرح بیدار ہو چکے ہیں کہ اب وہ دندناتے ہوئے شیروں کی طرح بہت تیزی سے آگر بڑھ رہے ہیں اور نائیجیریا اس پہلو سے پیچھے ہے پس میں نائیجیریا کی جماعت کے لئے خصوصیت سے آپ کو دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ یہ وہ ملک ہے جسے مغربی افریقہ میں ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ بد نصیبی سے۔ بہت سے ایسے مسائل ہیں جن کی وجہ سے خدا کی عطا کردہ نعمتوں اور دولتوں کے باوجود یہ ملک تیزی سے بدحالی کی طرف جا رہا ہے۔ اور ان کا روپیہ جو بہت عرصے تک باقاعدہ اپنے مقام پر ٹھہرا رہا مثلاً ایک پونڈ میں بارہ چودہ 'نائرے ہوا کرتے تھے۔ آٹھ سے لے کر بارہ چودہ تک تو مجھے یاد ہے۔ اونچ نیچ ہوتا لیکن وہ گرا نہیں ہے۔ اب کچھ ایسی آفات آپڑی ہیں کہ تیزی کے ساتھ یہ نائرے بھی گر رہا ہے اور دن بدن مہنگائی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ملک میں تیل کی افراط ہے اور بہت دولت ہے۔ لیکن جاتی کہاں ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آرہی کسی کو۔ تو اس لحاظ سے یہ ملک بھی دعاؤں کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی اور اپنے مسائل کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دیانتداری سے ان کو حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ کی دعوت الی اللہ میں کامیابی

جماعت احمدیہ ہالینڈ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت ہی ثابت قدم' متوازن اور مضبوط قدموں سے آگے بڑھنے والی جماعت ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں ان کے امیر ہبتہ النور صاحب کو یہ مبارک ہو کہ انہوں نے بہت ہی عمدگی کے ساتھ (دعوت الی اللہ) میں بھی جماعت کے قدم کو آگے بڑھایا ہے۔ اور ساری ٹیمیں مل کر بڑی وفاداری کے ساتھ جماعت کی خدمت کر رہی ہیں۔ نئے نئے ایسے امکانات وہاں پیدا ہو رہے ہیں کہ جماعت وہ جو سینکڑوں کے چکر میں تھی اب ہزاروں میں داخل ہو جائے۔ تو اس لئے ان کے لئے بھی بہت دعا کی ضرورت ہے۔ (..........)

اب ٹیلی ویژن سے متعلق جو میں نے آپ سے گذارش کی تھی اس کے متعلق کچھ نوٹس میں نے آنے سے چند منٹ پہلے لکھے تھے تاکہ کوئی بات رہ نہ جائے۔ مگر ڈر ہے کہ رہ جائے گی کیونکہ بہت سا وقت تمہیدی باتوں میں خرچ ہو چکا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے پروگراموں کی توقعات

پہلی بات تو یہ ہے کہ عالمی طور پر جو توقعات تھیں کہ جماعتیں بڑے بڑے ممالک خصوصیت سے پروگرام بنانے میں مدد کریں گے وہ ابھی تک توقعات پوری نہیں ہوئیں۔ یہاں تک کہ پاکستان میں مرکز کو بھی میں نے واضح ہدایات دی تھیں کہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ جو پاکستان کا بارہ گھنٹے کا پروگرام ہے اس میں آپ ان خطوط پر کام کر کے چند گھنٹے کا بوجھ تو اٹھائیں۔ جبکہ آپ کے پاس مستقل عملے موجود ہیں۔ سب قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔ لیکن پتہ نہیں کیا وجہ ہے کہ عام طور پر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بڑی مستعدی سے لبیک کہتے ہیں مگر اس معاملے میں بہت غفلت دکھائی گئی ہے۔ اور ابھی تک روزمرہ کا ایک گھنٹے کا پروگرام بھی ان کی طرف سے نہیں آسکا۔ ہفتے میں بھی ایک گھنٹے کا آجائے تو ہم غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور یہ سارا بوجھ جو ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے جسوال برادران نے ایک حصہ کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے اور باقی ہمارے انگلستان کے خاص طور پر لنڈن کے مخلص نوجوان جو یا طالب علم ہیں یا اپنا کوئی کام کر رہے ہیں انہوں نے رفیق حیات صاحب کی قیادت میں یہ بوجھ اٹھایا ہوا ہے کچھ بچیاں ہیں وہ بھی سکول کی عمر سے لے کر کالج کی عمر اور پھر گھر کے کام کاج کرنے والی خواتین اور بڑی وفاداری کے ساتھ ہمت کے ساتھ بڑی محنت کے ساتھ یہ عظیم ذمہ داری سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن جو ملتا ہے وہ صرف یہ کہ فلاں نقص رہ گیا فلاں نقص رہ گیا' فلاں نقص رہ گیا۔ اور اس کا بھی کوئی حرج نہیں اس میں بعض دفعہ صحیح طور پر متوجہ کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کوئی نہیں بتاتا کہ ہم نقص دور کر کے تمہیں دکھاتے ہیں کہ ایسے نقص دور کیا جاتا ہے۔ وہ آوازیں دے رہا ہوں مَیں اور ابھی تک اس کا کوئی جواب سامنے نہیں آرہا۔

زیادہ سنجیدگی سے پروگرام بنائیں

تو جماعت کو میں پھر متوجہ کرتا ہوں کہ زیادہ سنجیدگی سے ہر ملک کے صدر مقام میں ایسی ٹیمیں بنانی چاہئیں۔ اور الگ ایک محکمہ بنایا جائے۔ شعبہ اشاعت کے تابع یا جو بھی شعبہ اس کے قریب تر ہو۔ اس کے تابع بنایا جائے اور ان کی امیر نگرانی کرے۔ اور ان سے پروگرام بنوا کر دیکھیں کہ واقعتہ "کام آگے بڑھ رہا ہے کہ نہیں۔ اب اس پروگرام کے نہ ہونے کی وجہ سے جو جنوری میں ہمارا نیا پروگرام چلنا تھا کم از کم ایک ہفتہ اس میں تاخیر کرنی پڑی ہے۔ کیونکہ جس قسم کے تعاون کی ضرورت تھی وہ ابھی تک حاصل نہیں ہو سکا۔ میں جانتا ہوں کہ اس میں بہت سی دقتیں ہیں۔ یہ جانتا ہوں کہ یہ اخلاص کی کمی کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ بہت سی باتوں میں لاعلمی کی وجہ سے ہے اول تو توقعات بہت اونچی کر دی جاتی ہیں۔ حالانکہ بارہا میں کہہ چکا ہوں کہ معیار اونچا کرنے کی کوشش کرنا اچھی بات ہے' لیکن ہونا نہ ہونے سے بہرحال بہتر ہے' اس لئے ہاتھ توڑ کر بیٹھ جائیں اور یہ کہ ہمارے پاس اعلیٰ مشینیں نہیں ہیں ہم نے ابھی تک ٹریننگ حاصل نہیں کی۔ ہمارے پاس اچھے لکھنے والے نہیں ہیں۔ اور وہ قیمتی سامان نہیں ہیں جن سے ٹیلی ویژن کے پروگرام سجتے ہیں۔ یہ باتیں درست نہیں ہیں۔ یہ سوچیں ہی غلط ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو توفیق ہے اس کے مطابق کچھ بنائیں۔ اور اتنا بنائیں کہ اس میں سے پھر ہم یہاں چن کر نئے پروگرام بنا سکتے ہوں۔ لیکن جو پروگرام جرمنی میں بنتے ہیں یا ناروے میں بنتے ہیں یا جاپان میں بنتے ہیں یا پاکستان کے مختلف حصوں میں یا ہندوستان یا افریقہ میں۔ وہ وہیں بن سکتے ہیں۔ یہاں تو نہیں بن سکتے۔ اور وجہ اس کی یہ ہے میں بتاتا ہوں مثلاً ہمیں جو مرکزی تعلیمی پروگرام ہیں وہ تو بہرحال جاری رکھنے ہوں گے۔ اس کا بڑا بوجھ یہیں رہے گا۔ کیونکہ مجبوری یہ ہے کہ مجھے اپنی نگرانی میں وہ کرنے پڑیں گے۔ اور جب تک وہ ایک مکمل شکل نہ اختیار کر چکے ہوں اس وقت ان کا لازماً ان کا یہاں میری نگرانی میں بننا اور جاری رہنا ایسا امر ہے کہ ہم اس کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔ لیکن ان کے علاوہ جو پروگرام ہیں ان میں بہت سے ایسے ہیں جو یہاں بن ہی نہیں سکتے۔ نہ ہمارے پاس ذرائع ہیں نہ ملکی حالات ایسے ہیں۔ اب جو جرمن زبان کے پروگرام ہیں وہ جرمنی میں ہی بنیں گے۔ جو فرانسیسی یا سپینش یا نارویجین پروگرام ہیں وہ وہیں بن سکتے ہیں۔ اس لئے ہم چاہیں بھی تو وہ بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔

ملکوں کے بارے میں پروگرام

اس کے علاوہ ملکی حالات ہیں۔ میں مثالیں دیتا ہوں آپ کو کہ سب سے پہلے ملک کے متعلق پروگرام ہیں۔ ملک کا آغاز کیسے ہوا۔ کب وہ ملک بنا۔ کب تک اس کی تاریخ ممتد ہے۔ قدرتی وسائل کیا ہیں وہاں کی آبادی کتنی ہے۔ اور طرز بودوباش کیا ہے۔ طبعی عادات اور مزاج اور روایتی طور پر قوم کے کیا انداز ہیں۔ یہ ایک پروگرام کی کڑی ہے جو ہر ملک میں بن سکتی ہے۔ اور اس کو اس طرح نہیں بنانا کہ تقریر شروع ہو جائے بہت سے پروگرام بنانے کے لئے کہا تو باقاعدہ میزیں لگیں ان پر کپڑا بچھایا گیا اور ٹوپیاں پہن کے سب آ گئے وہاں باقاعدہ جلسے کی شکل بنی۔ اعلانات ہوئے۔ یہ پروگرام نہیں ہیں جو یہاں چلیں گے۔ جب جلسہ ہو رہا ہو اسی طرح ہو گا جیسے ہو رہا ہے۔ اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ جیسے ہو رہا ہے ویسے ہی ہو گا۔ لیکن جلسوں کا تو کہا ہی نہیں گیا۔ کافی جلسے ہو چکے ہیں اور ہوتے رہیں گے (اللہ نے چاہا تو) جب ہم جلسہ دیکھنا چاہتے ہیں تو جلسہ کا مزاج قائم کر کے جلسہ دیکھتے ہیں۔ جب تنوع کا پروگرام دیکھیں اور وہاں جلسہ شروع ہو جائے۔ یا مشاعرہ دیکھ رہے ہیں اور وہاں جلسہ شروع ہو جائے تو طبیعت اس سے گھبراتی ہے۔ تو جلسوں کے حوصلے بھی ہیں دلچسپیاں بھی ہیں جماعت میں۔ لیکن ہر چیز کا جلسہ ہی بنالیں یہ تو ہوسٹل کے کھانے والی بات ہو جائے گی۔ مرغا پکے یا دال یا گوبھی۔ مزا سب کا ایک ہی ہوتا تھا۔ تو تنوع کی بات میں کر رہا ہوں۔ مزے بدلیں اور جس قسم کا پروگرام ہے ویسی اس میں صورت پیدا کریں۔

تاریخ اور جغرافیہ کا ذکر کریں

اب ملک کے پروگرام ہیں اس میں مختلف ممالک کے نظارے دکھانے چاہئیں۔ مختلف لوگوں کے انٹرویو لینے چاہئیں ایک شخص ہے جو عمومی تقریر کرتا ہے' مثلاً پس منظر کے بارے میں ایک ملک کا عمومی تعارف کرواتا ہے کہ فلاں زمانے میں اس ملک کا آغاز ہوا۔ اس طرح اس میں تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ ایسی ایسی قومیں حملہ آور ہوئیں اور ان کے نتائج کیا نکلے۔ یہ ایک پروگرام کی ایک کڑی ہے جو بہت ہی دلچسپ ہے۔ اب میں تفصیل تو' وقت چونکہ کم ہے' میں نہیں بیان کر سکتا۔ میرے ذہن میں اس کو بڑھا کر پھیلا کر اور مختلف شکلیں دینے کا پروگرام موجود ہے۔ پھر دوسرا پہلو ہے جغرافیائی۔ اس کا جغرافیہ کیا ہے۔ جغرافیہ میں مختلف خوبصورت جو نظارے ہیں۔ جھیلیں ہیں۔ دریا ہیں۔ وہ سارے آئیں گے اور اس کے علاوہ معدنیات ہیں اور پھر جغرافیہ پہ یہ گفتگو بھی آ سکتی ہے جو تاریخی جغرافیہ سے تعلق رکھتی ہے کہ اس کا جغرافیہ بدلتا رہا ہے۔ کسی زمانے میں اس کا یہ جغرافیہ تھا آج اس کا یہ جغرافیہ ہے۔ حدود اربعہ تبدیل ہوا ہے تو کیوں ہوا ہے۔ اور پھر قومیں کون کون سی آباد ہیں۔ ان قوموں کی تعریف کیا ہے۔ ان کے مزاج ان کی بولنے کی طرز ان کی گفتگو کیا صرف تلفظ کا اختلاف رکھتی ہے یا زبانوں کا بھی اختلاف ہے۔

مثلاً انگلستان کے حوالے سے آئرلینڈ کا تعارف ہے آئرش قوم کا تعارف ہے۔ وہ یو کے کے اندر داخل کر کے جو شمالی آئرلینڈ ہے اس کو بیان کیا جا سکتا ہے۔ ویلز ہے۔ سکاٹ لینڈ ہے۔ پھر ان کی روایات۔ یہ درست ہے کہ آپ گانے اور نغمے وغیرہ اور میوزک کے قائل نہیں مگر وہ جو خاص وقت رات کو پریڈ کرتے ہیں قلعہ میں وہ خاص قسم کی سکرٹ ہوتی ہیں ان کی' جو مرد بھی پہنتے ہیں۔ تو وہ سکاٹش کلچر ہے۔ اس کے اوپر ایک سرسری نظر ڈال کر لوگوں کو بتانا کہ یہ ہوتا ہے۔ قطعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ سارا دن آپ دوسرے پروگرام دیکھتے رہتے ہیں اور کیا کیا دیکھتے رہتے ہیں وہاں! ہم ویسے تو نہیں بن سکتے مگر جو قومی حالت ہے بداخلاقی کا مظہر نہیں بلکہ روایات سے تعلق رکھتی ہے اس پر ایک اچٹتی سی نظر ڈال لینا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور (احمدیہ ٹیلی ویژن) اتنے حصے کو اسی طریق پر پیش کرے کہ یہاں کے یہ حقائق ہیں۔ لیکن حقائق میں بعض جگہ آپ کے قدم رک جائیں گے۔ اگر حقائق یہ ہوں کہ ڈانس ہو رہے ہیں۔ نائٹ کلب ہے تو وہاں جا کر احمدیہ ٹیلی ویژن) کے قدم رک جائیں گے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ حقائق اور بھی ہیں۔ یہ یہ بھی ہیں۔ مگر ہم وہاں قدم نہیں رکھ سکتے۔ تو عقل کے ساتھ اگر پروگرام بنائیں۔ تو مذہبی حدود کو قائم رکھتے ہوئے بھی معاشرے کی تصویریں اور تہذیب و تمدن کی تصویریں کھینچی جا سکتی ہیں اور پھر وہاں کی انڈسٹری اقتصادیات تجارتیں کہاں کہاں ہو رہی ہیں۔ کتنے بڑے بڑے تجارتی مرکز ہیں۔ اب تجارت کی بات کریں گے تو بہت سی ایسی باتیں بھی آپ ملک کے حوالے سے بیان کریں گے جس سے سننے والے دنیا کے مختلف تاجر کئی قسم کے ارادے باندھیں گے۔ ان کو پہلے خیال بھی نہیں آیا ہو گا کہ ہم اس معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حصہ لے کر اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

اقتصادیات کا بیان کریں

غرض یہ پروگرام ان کے ذہن میں نئی نئی لہریں پیدا کریں گے۔ نئی کھڑکیاں کھولیں گے سوچ کی۔ تو یہ بھی بتایا جا سکتا ہے۔ کس طرح ہوتی ہے۔ کیا تجارت ہوتی ہے۔ برآمد کیا کیا ہوتی ہے۔ درآمد کیا کیا ہوتی ہے۔ اجنبی تقریر نہیں کرنی بلکہ انداز یہ ہو جو ٹیلی ویژن کو دلچسپ بنانے کا انداز ہوتا ہے کہیں قافلے' سامان لوڈ ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے' یہاں کی پورٹس پر اور جہاز لوڈ ہو رہے ہیں ہوائی جہازوں کی پورٹ پر سامان اتر رہے ہیں اور جا رہے ہیں مارکیٹ' منڈیاں لگی ہوئی ہیں یہ نظارے دکھا دکھا کر تقریریں پس منظر میں کر سکتے ہیں۔ لیکن باقاعدہ وہ اچکن پہن کے اور بٹن بند کر کے تقریر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بہت اچھا لگتا ہے مگر اپنے محل پر ہو تب۔ اس پروگرام کو بھی تقریری پروگرام نہیں بنانا مگر واقعاتی پروگرام بنانا ہے۔ جس میں تقریر کا پہلو بعض دفعہ ایسی آواز ہی کی صورت میں رہتا ہے جس میں بولنے والا نظر بھی نہیں آ رہا ہوتا اور بہت اچھا لگتا ہے۔ اس کی آواز میں ایک وقار ہوتا ہے۔ خاص طرز ہے۔ یہ طرزیں جو اچھی ہیں یہ ان سے سیکھنا منع تو نہیں ہے۔ ان چیزوں میں ان کی قدریں اختیار کریں۔ لیکن وہاں بھی یاد رکھیں کہ جہاں تکلف آ جائے۔ جہاں پیسہ خرچ کرنا پڑے۔ جہاں غریبانہ پروگرام اجازت ہی نہ دے کہ ان کی طرز کو اختیار کیا جا سکے وہاں قدم روک لیں۔ (میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں) کی تعلیم اختیار کریں۔ سوائے تکلف کے جو کچھ میسر ہے جو توفیق ہے پیش کریں۔ لیکن اچھے طریقے سے۔

کھانے کے پروگراموں کی مثال

جیسا میں نے کھانے کا نیا پروگرام جاری کروایا ہے۔ اور خواتین کے ذریعے غریبانہ کھانے سکھانے کا پروگرام تھا اس کے افتتاحی پروگرام میں میں خود شامل ہوا۔ اور بتایا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ لوگ تکلف کر کے اپنی توفیق سے بڑھ کر کھائیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ آپ کی توفیق میں جو کچھ ہے۔ اس میں اللہ کے شکر کا حق اس طرح بھی ادا کریں کہ ایسے اچھے طریق پر کھائیں کہ آپ کو لطف آ رہا ہو اور آپ کا ذوق خدا کا شکریہ ادا کر رہا ہو۔ ورنہ بھونڈا گھر ہو وہاں مرغی پکے یا مچھلی پکے۔ ہر چیز ایسی بے ہودہ ہو جاتی ہے کہ ایک لقمہ بھی نہیں کھایا جاتا وہاں۔ تو سلیقے کی بات میں کر رہا ہوں روپے پیسے کے نچھاور کرنے کی بات نہیں کر رہا۔ سلیقے کے اندر رہتے ہوئے آپ اپنے پروگراموں کو بہت دلچسپ بنا سکتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کے لئے نمونہ بن سکتے ہیں۔

ملکوں کے ہیروز کا تذکرہ کیا جائے

تو اس پہلو سے ملک کی تاریخ کو مختلف طور پر پیش کرنا۔ ملک کے تاریخی ہیرو ہیں ان کی باتیں۔ وہ کہیں شاعر ہیں کہیں شیکسپیئر کی باتیں ہوں گی کہیں شیئرووڈ فارسٹ میں چلے جائیں گے آپ۔ اور وہ رابن ہڈ اور جان جو اس کا مسخرہ اس کے ساتھ چلتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب اس میں بعض دفعہ جو فلمیں ہیں ایسی اس میں چند لمحے کے سین اٹھانے کی قانون اجازت دیتا ہے۔ اور وہ اٹھائی جا سکتی ہے وہاں سے۔ تو نئی فلم تو نہیں بنانی۔ مگر رابن ہڈ کی بات کریں گے تو وہاں شیئرووڈ فارسٹ کا نظارہ تو دکھائیں۔ اور پھر وہ دکھا دیں اتنے اتنے اقتباس جتنے دکھانے کی قانون اجازت دیتا ہے۔ کہ یہ ہوتا تھا رابن ہڈ ان کا۔ اس طرح تیر اندازی ہوا کرتی تھی اور پھر دوسرے فوک لور ہیں۔ مختلف ملکوں کے مختلف ہیں۔ امریکہ میں ڈیوی پرافٹ کی باتیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح سوئٹزرلینڈ کے ہیرو ہیں جن کے اوپر بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ بیئرولف ہے ناروے کا۔ اس کے متعلق بھی کئی پروگرام فلمائے جا چکے ہیں۔ تو ملکی ہیروز کی باتیں بھی کریں اور اس میں سیاسی ہیرو۔ عامتہ الناس کا ہیرو۔ اس کا کردار کیا تھا۔ اس پر کیسے کیسے گانے بنائے گئے۔ قوم کے اوپر وہ کس طرح اثر انداز ہوا۔ اور پھر سیاسی ہیرو ہیں فوجی ہیرو ہیں جنہوں نے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ تو انگلستان کی تاریخ پر ہی آپ غور کریں بے شمار پروگرام ہر جگہ آپ کو دکھائی دیں گے۔ جن کو آپ لے سکتے ہیں۔ بیان کر سکتے ہیں اور ساتھ تصویریں بھی دکھا سکتے ہیں۔ اگرچہ کھڑی تصویریں ہوں۔ ہمارے پروگراموں کا حیات گروپ ہے مثلاً اس میں بعض ایسے پروگرام بنانے والے ہیں جنہوں نے اپنی ذہانت سے کھڑی تصویروں سے تصویر بنائی ہے لیکن کچھ دیر تک انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ یہ تصویر ہے۔ اور کھڑی ہے۔ مثلاً تصویر کے ایک حصے سے شروع کیا اور کیمرے کو حرکت دی ہے۔ اور لگتا یہ ہے کہ وہ ساری تصویر حرکت کر رہی ہے اور تصویر کھینچنا اگر اچھا تصویر کھینچنے والا فن جانتا ہو تو یہ تنوع ضرور پیدا کر دیتا ہے۔ باقی پروگرام مووی ہوں۔ مگر تصویر میں دکھانے کے لئے آپ کے پاس یہ تو ممکن نہیں کہ ہر جگہ پہنچ سکیں۔ جب میں ناروے سے ایک موقع پر ایک فیری میں سفر کر رہا تھا تو گھنٹہ اس پر میں نے تجربے کئے اپنے عام کیمرے سے اور وہ جو فیری میں اس علاقے کی تصویروں کے رسالے پڑے ہوئے تھے۔ ان کو اپنی بچی کو پکڑا کے کہ تم یہاں رکھو میں تصویر کھینچ کے دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس سے ویڈیو افیکٹ پیدا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ تو جب وہ دیکھی تو میں خود حیران رہ گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھ کے۔ مجھے پتہ تھا اس لئے میں جانتا تھا ورنہ بعض جگہ تو پتہ ہی نہیں لگتا تھا کہ یہ تصویر سے تصویر اتاری ہوئی ہے۔

تو آپ استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذہن کو بڑی صلاحیتیں عطا کی ہوئی ہیں۔ اس دنیا کو Explore کرلیں جو خدا نے آپ میں سے ہر ایک کے ذہن میں رکھی ہوئی ہے تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

پہاڑوں اور ہائیکنگ کی تصاویر

ہندوستان کو اگر اپنی فلمیں بنانی ہوں تو ہمالیہ کو پیش کرنا پڑے گا۔ ہمالیہ کے ذکر کے بغیر تو ہندوستان کے کوئی معنے نہیں ہیں۔ جب آپ پاکستان جائیں گے تو وہاں پر کے ٹو کی چوٹیاں ہیں ایسے ایسے پہاڑ یا علاقے ہیں درہ خیبر ہے ان کی تصویریں کھینچی ہوں گی۔ کچھ تصویریں تو آپ کھینچ سکتے ہیں آسانی سے۔ کچھ آپ ایسی یونینز سے لے سکتے ہیں جو ہائیکنگ کے طور پر گئیں اور اچھے معیار کی فوٹوگرافی انہوں نے کی ہوئی ہے۔ تعاون کرتے ہیں ایسے لوگ۔ اور پھر کچھ تصویریں بڑے بڑے اچھی کمپنیوں کے کیلنڈر شائع ہوتے ہیں ان سے آپ لے سکتے ہیں۔ مگر پروگرام آپ نے تصویری بنانا ہے۔ صرف تقریری نہیں بنانا۔ یہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ اور پھر تاریخ کو ان مقامات کے حوالے سے بیان کرنا اگر آپ اٹلی میں کام کر رہے ہیں تو اٹلی میں غاریں دکھانی ہوں گی جن میں عیسائی کسی زمانے میں پناہ لیا کرتے تھے۔ وہ عیسائی جو موحدین تھے اور محض توحید سے چمٹے رہنے کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے (-) اب پاکستان کی بات چھڑی ہے تو (راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں کے علاقے اور گاؤں دکھانے چاہئیں۔ ان کا رہن سہن غریبانہ طریق، لوگوں کے ان کے متعلق انٹرویو۔ کیسے لوگ تھے یہ۔ کیا کبھی کسی کو دکھ دیا۔ کیا تکلیف پہنچاتے رہے۔ ان کے قتل کے متعلق تمہارا کیا نظریہ ہے۔ تو غیروں کے انٹرویو لئے جائیں اور ایک سفر کا معمولی خرچ ہے اس میں بہت اچھی فلم تیار ہو سکتی ہے۔

پھر اس کے علاوہ تعلیمی کوائف ملکوں کے۔ اور ان کے معیار تعلیم، اخلاق، کھیلیں، زراعت، زراعت کے طریق اور قومی کہانیاں، دیو مالائی جو ہیں وہاں کی۔ وہ کیا کیا ہیں۔ ان میں کسی اچھے لکھنے والے نے کوئی کتاب لکھی ہو۔ جو شہرت پکڑ گئی ہو۔ اور وہ کہانیاں سب دنیا میں رائج ہیں مثلاً جس طرح عرب دنیا سے علی بابا چالیس چور کی کہانی اتنی مقبول ہوئی کہ دنیا کی ہر زبان اور ہر قوم سے وہ متعارف ہو چکی ہے۔ اسی طرح الف لیلہ کی وہ لازوال کہانی ہے۔ جس نے تمام دنیا میں گھر کر لیا ہے۔ تو ایسی کہانیاں جو دیو مالائی ہوں یا جیسی بھی ہوں مگر لکھنے والے نے غیر معمولی ذہانت کا حق ادا کیا ہے جس نے تمام دنیا کے ذوق کو اپیل کی ہے اور عالمی طور پر ان کا اعتراف ہو گیا ہے۔ ایسے ہر ملک میں لکھنے والے بھی ہوتے ہیں۔ آپ بنگال میں جائیں گے تو ٹیگور کے ذکر کے بعد، ٹیگور کے ادبی ذکر کے بغیر بنگال کی بات پوری نہیں ہو سکتی۔

مذاہب کی تاریخ بیان کریں

پھر قربانی کرنے والوں کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کے دائرے میں خاندانوں نے جو قربانیاں دی ہیں۔ احمدیت وہاں کب آئی۔ اور ملکوں کے لحاظ سے اسلام اور اگر عیسائیت ہے تو عیسائیت کب آئی تھی۔ کس ذریعہ سے آئی تھی۔ اب اہل یورپ اگر اس تاریخ کا کھوج لگائیں تو خود ان میں سے بھی اکثر کو تعجب ہو گا کہ اکثر صورتوں میں تلوار کے ساتھ آئی ہے۔ اور عیسائیت کے ساتھ جبر کی تاریخ ایسی باندھی گئی ہے کہ غیروں ہی کے معاملے میں نہیں خود اپنے معاملے میں عیسائیت نے اتنے جبر روا رکھے ہیں اتنے مظالم کئے ہیں کہ ان کو تاریخ کے صفحوں میں دبائے بیٹھے ہیں اور اسلام پر حملے کرتے ہیں۔ تو حملے کی نیت سے نہیں حقائق کے طور پر ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے چھاج بولے تو بولے چھلنی کیا بولے۔ تمہیں کیا حق ہے (دین حق) پر حملے کرنے کا جبکہ تمہارا اپنا یہ حال ہے۔ مذہبی دیوانوں کا قصور ہوتا ہے مذہب کا نہیں ہوا کرتا۔ ہم عیسائیت کو تو مطعون نہیں کرتے کہ عیسائیت نے یہ تعلیم دی تھی۔ جن ظالموں نے عیسائیت کا حلیہ بگاڑا ان پر افسوس کرتے ہیں۔ تو تمہیں کیا حق ہے کہ ان ظالموں کو جو تمہارے ہاں بھی بہت زیادہ کثرت سے پیدا ہوئے جب وہ اسی حلئے میں (دین حق) میں سر اٹھاتے ہیں تو ان کی ذمہ داری (دین حق) پر ڈال دیتے ہو (-) اب اس کو مستقل مضمون تو نہیں بنایا جا سکتا لیکن جہاں جہاں یہ جھلکیاں آئیں وہاں ملتا جلتا تبصرہ آسکتا ہے۔ اور اچھے طریق پر آسکتا ہے۔ تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے غلطی سے کہ ہم ان کے داغ کھول رہے ہیں بلکہ ایک چلتی ہوئی تاریخ کا حصہ ہے اس سے سبق لے رہے ہیں۔

قوموں کے لئے عبرت کے نشانات

پھر قرآن کریم نے بار بار ان جگہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو قوموں کے لئے عبرت کا نشان ہیں ان عبرت کی جگہوں کی تلاش اور ان سے تعلق والے واقعات کو اجاگر کرنا اور ہر قوم میں ایسی عبرت گاہیں موجود ہیں جہاں کوئی قوم کسی عروج کے بعد زوال پر پہنچی ہے جس کے پیچھے کوئی ایسی داستان ضرور موجود ہے جس میں اس نے خدا تعالیٰ کی توفیق سے منہ موڑا ہے اور شرک میں مبتلا ہوئی ہے۔ اور پھر اس پہ یہ سزا وارد ہوئی ہے۔ قرآن کریم نے اس مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ (-) دنیا میں سیر کرو اور دیکھو کہ مکذبین کی اور ان لوگوں کی کیسی عاقبت تھی اور ساتھ ہی یہ فرمادیا ہے کہ (-) ان میں سے اکثر مشرک تھے یہ مضمون ہے، جو مضمون کے لحاظ سے بعینہٖ یہی بیان فرمایا۔ تو معلوم یہ ہوا کہ دنیا کی تاریخ میں اکثر جگہ جہاں بھی آپ کو عبرت گاہیں دکھائی دیں گی۔ اس کے پیچھے شرک کی ایک تاریخ ہو گی اور جو لوگ اس میں دفن ہوئے وہ ضرور مشرک ہوں گے۔ پس پومپی آئی ہو یا دوسرے عبرت کے مقام جہاں بڑی بڑی قومیں اپنے عروج کے بعد زیر زمین دفن ہو گئیں۔ ان کی تاریخ جب یہ نکالتے ہیں تو شرک ہی کے نشانات وہاں ملتے ہیں۔ اب لاڑکانہ ہی میں جو پرانی تہذیب دفن ہے۔ موئن جو داڑو۔ موت کی ڈھیری یا موت کا ٹیلہ۔ وہاں سے بھی شرک کے آثار نکل رہے ہیں۔ اور ان آثار کو دیکھ کر مغربی محققین یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس زمانے میں شرک ہی شرک تھا۔ اور تھا ہی کچھ نہیں۔ حالانکہ یہ اس وقت ہلاک ہونے والی قومیں ہیں جب وہ بڑے لمبے سفر طے کرکے اپنے تنزل کے عروج کو جا پہنچی تھیں۔ اور اس وقت تک وہ مشرک ہو چکی تھیں۔ ان کا آغاز اور تھا اور انجام اس وقت ہوا جب وہ مشرک ہو چکی تھیں۔ تو وہاں سے پھر شرک کے ہی دبے ہوئے آثار ملنے تھے اور کیا تھا اور قرآن ایک ہی کتاب ہے جس نے اس طرف انگلی اٹھائی ہے کہ تم ان کا تفحص کرو ان کی تحقیق کرو ان کا تتبع کرو۔ اور تم یہ دیکھ کر معلوم کرلو گے کہ یہ مشرک لوگ تھے۔ جن کو خدا نے اچانک دفن کیا ہے اور صفحہ ہستی سے مٹایا ہے۔ تو ان مشرکین کے انجام کی تاریخ ان ملکوں میں جگہ جگہ پھیلی پڑی ہے۔ اس حوالے سے ان کے متعلق تاریخی پس منظر بتانا مثلاً مایا قوم ہے تو وہ کون تھی کتنا لمبا عرصہ عروج کا ہوا۔ پھر کیوں "آناً فاناً" وہ مٹادی گئی۔ ان کے محل ابھی تک اسی طرح پڑے ہیں۔ وسطی امریکہ میں مایا قوم نے ایک لمبے عرصہ حکومت کی ہے۔ لوگ موجود ہیں مگر ان کی سلطنت جاتی رہی ان کی شان و شوکت ہاتھ سے نکل گئی اور یہ معمہ آج تک حل نہیں ہو سکا کسی سے کہ ان پر کیا پتا ٹوٹی تھی۔ ہوا کیا تھا ان کے ساتھ۔ ایک شہر دریافت ہوا جو بہت خوبصورت علاقے میں، پہاڑی علاقوں میں بڑے بڑے درخت اور جنگل ہیں ان کے اندر گھرا ہوا۔ آج تک یعنی چند سالوں تک انسانی نظر سے اوجھل رہا تھا اور ہیلی کاپٹر کے ذریعے گذرتے ہوئے کسی کی وہاں نظر پڑی۔ تو پھر توجہ پیدا ہوئی پھر وہاں کھوج لگانے والے بھیجے گئے۔ وہ بڑی مشکل سے وہاں پہنچے تو یوں لگتا ہے کہ جیسے پورا آباد شہر چھوڑ کر کوئی قوم کسی جگہ جا کر سو گئی ہے کوئی وہاں لڑائی کے آثار نہیں ہیں۔ کسی طوفان کے آثار نہیں ہیں۔ ہنستا کھیلتا رستا بستا شہر اچانک یوں لگتا ہے کہ جیسے جادو ہو گیا وہ خالی ہو گیا۔ تو عبرت کے ہر جگہ مختلف سامان موجود ہیں جن جگہوں میں ہیں وہاں سے تصویریں لی جا سکتی ہیں اور اگر وہاں تک رسائی نہ ہو تو اس کے متعلق بہت سی کتابیں موجود ہیں رسالے موجود ہیں تفاصیل موجود ہیں ان علاقوں کے لوگ اپنے لئے وہ مضمون چن سکتے ہیں۔ اور ان کو دکھا کر دیگر نئے پروگرام بنا سکتے ہیں جو تقریر نہیں ہو گی بلکہ ایک فلمی پروگرام ہو گا جو ویڈیو کے شایان شان ہو۔ تو ایسے بہت سے پروگراموں کی ضرورت ہے۔

اللہ کی مخلوق کے تذکرے

پھر وہاں کے کھیل ہیں۔ ان کھیلوں کی تصویریں وہاں کی کھادتیں ڈالنے کے طریق معمے بچوں کے لئے بھی تو ہم نے سپیشل پروگرام بنانے ہوں گے۔ پرندے، جانور، شکار Migratory Birds جو سفری پرندے ہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ کون سے ایسے محرکات ہیں یا موجبات ہیں جو ان کو سفر کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور ان کے سفر کرنے کے طریقے کیا ہیں۔ وہاں کے کیڑے مکوڑے۔ ان کے متعلق نئی معلومات کے مطابق جو تحقیق ہوئی ہے ان کے رہنے سہنے کے طریق۔ وہاں کی ہر چیز ایک دلچسپی کا موجب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے اوپر جہاں بھی نظر ڈالیں گے جس جگہ بھی دیکھیں گے۔ غور کرکے دیکھیں یہی بے اختیار دل سے (برکت والا ہے اللہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے) کی آواز اٹھتی ہے۔ اور اگر یہ حوالہ دے دیا جائے۔ تو وہی پروگرام جو بظاہر مغربی اور سیکولر ہیں وہ اچانک مذہبی پروگرام بن جاتے ہیں۔ ایسے پروگرام بعض دفعہ ان لوگوں سے مانگنے سے بھی مل جاتے ہیں۔ میں نے (احمدیہ ٹیلی ویژن) کو اس کام پر لگایا ہوا ہے وہ پتہ کر رہے ہیں۔ بہت سی جگہ تصویریں انہوں نے دے دی ہیں کہ ٹھیک ہے آپ لے لیں۔ بعض جگہ ہم نے اجازت مانگی کہ آپ نے کہیں کچھ زیادہ گند دکھا دیا ہے ہم برداشت نہیں کر سکتے (احمدیہ ٹیلی ویژن) پر تو بہرحال مناسب نہیں ہے تو انہوں نے یہ بھی اجازت دے دی ہے کہ اس حصے کو بے شک کاٹ دو۔ لیکن ہمارا نام بتانا ہو گا کہ یہ فلاں نے بنائی تھی اور اجازت دی تھی۔ تو آپ بھی مختلف علاقوں میں کوششیں کر سکتے ہیں۔ جرمن تحریر جرمن تمدن اس کی تاریخ اس کی ترقی تنزل جغرافیائی تبدیلیاں۔ عادات، مزاج، شمال جنوب میں فرق۔ قومیتوں کے اعتبار سے خواہ ایک ہی قوم ہو۔ ان کی علاقائی روایات کے لحاظ سے ان کے مزاج بدل جاتے ہیں۔ جرمنی میں خصوصیت سے یہ بات قابل غور ہے۔ تو ان سب پروگراموں میں آپ اگر دلچسپی لیں تو کچھ وقت ضرور لگے گا۔ میں صبر سے چند مہینے اور بھی انتظار کروں گا۔ لیکن توقع رکھتا ہوں کہ جب ایک دفعہ آنے شروع ہو جائیں اس کثرت سے آئیں گے کہ ہمارے ہاں یہ جو شکایت پیدا ہو رہی ہے کہ ایک ہی طرح کی باتیں ہو رہی ہیں اس کا ازالہ ہو جائے گا۔

تعلیم و تربیت کے پروگراموں میں دلچسپی پیدا کریں

بنیادی پروگرام تو بہرحال تعلیم و تربیت کا ہے۔ دلچسپی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام بھی ہوں گے وہ بھی تعلیم و تربیت کے ہی ہوں گے لیکن اگر وہ نہ بھی ہوں تو آپ جس طرح چھ گھنٹے یا سات گھنٹے سکول میں جاکے بیٹھتے ہیں۔ وہاں دلچسپی کی خاطر تو نہیں جاتے علم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں تو اس ٹیلی ویژن کے سامنے بعض نازک مزاج جن کے دل جلدی بور ہو جاتے ہیں ان کو مخاطب کرکے میں کہہ رہا ہوں۔ ان کو اپنی تربیت کرنی چاہئے۔ یہ انتہائی ضروری دینی تربیت کے پروگرام ہیں۔ علمی تربیت کے پروگرام ہیں اور آپ کے دماغ کو روشن کریں گے۔ آپ کے دماغ کو نئی وسعتیں دیں گے۔ ان پروگراموں کا ذوق اگر نہیں ہے تو پیدا کریں اور کوشش کرکے پیدا کریں۔ اپنے بچوں میں ان کا ذوق پیدا کریں۔ ورنہ جو آج کل ذوق ہے ہم اس کی پیروی نہیں کر سکتے۔ وہ جاہل بنانے والے پروگرام ہیں۔ بچوں کا ذوق اب اس طرف منتقل ہو رہا ہے سارے مغرب میں کہ فرضی آدمی' کوئی سپر مین ہے 'سپر بیٹ Bat بنی ہوئی ہے کوئی' سپر سپائیڈر بن گیا ہے۔ کوئی مکڑا سپر بن گیا ہے۔ چمگادڑ سپر ہے۔ اور فرضی کہانیاں ایسا پاگل کر رہی ہیں بچوں کو کہ ہوش ہی نہیں رہی۔ دماغوں کے دائرے ہی مختلف ہو گئے ہیں۔ انسانی دائرے سے ہٹ کر ایسی جگہ وہ دائرے ممتد ہو رہے ہیں جہاں حقیقت کا کوئی وجود ہی نہیں ہے اور اس پر یہاں کے اہل دانش بھی فکر کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا تعلیمی معیار گرنے کی بڑی وجہ ٹیلی ویژن ہے۔ اور باتیں سوچ رہے ہو خوامخواہ نظام بدلنے کی باتیں کر رہے ہو۔ ٹیلی ویژن کو ٹھیک کرو پہلے۔ ہمارے بچوں کو یہ ٹیلی ویژن کے پروگرام پاگل بنا رہے ہیں۔ پھر ایک محقق نے یہاں جائزہ لیا اس نے کہا کہ پڑھنے کی عادت ہی بچوں میں نہیں رہی۔ وہ جو پڑھنے سے انسان کو علم حاصل ہوتا ہے کتابوں کا شوق۔ کتابوں کے بغیر انسان سو نہ سکے۔ یہ ایسی اچھی روایات تھیں ہماری' یعنی انسان کی۔ کہ جن کو ٹیلی ویژن نے آکر برباد کر دیا ہے۔ ٹیلی ویژن کے فائدے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ضرور ہیں اور ہم ان فائدوں کی حد تک رہیں گے (اللہ نے چاہا تو) اور بھرپور فائدہ حاصل کریں گے۔ لیکن جو نقصانات کے پہلو ہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔ اس لئے کسی کو نہ بھی دلچسپی پیدا ہو تو کوشش کرکے ان پروگراموں میں حصہ لیں۔ کچھ دیر کے بعد ضرور دلچسپی پیدا ہوگی۔ کیونکہ علم تو ضروری ہے۔ یہ کوئی فرضی کہانی تو نہیں کہ آئی اور چلی گئی اور کچھ دیر کے لئے ہیجان پیدا کر گئی۔ علم کا جو لطف ہے وہ دائمی ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے پیچھے جو زمین چھوڑ کے جاتا ہے وہ زرخیز زمین ہوتی ہے۔ سیلاب اچھے تو نہیں لگتے۔ لیکن جب سیلاب آتا ہے تو زرخیز مٹی ضرور چھوڑ جاتا ہے۔ تو سیلاب ہی سمجھ لیں اس کو۔ لیکن یہ مٹی ضرور چھوڑے گا۔ یہ زرخیز مٹی چھوڑے گا جہاں آپ کے خیالات پاکیزہ رنگ میں نشوونما پائیں گے۔ جہاں آپ کے اندر نئی عظمتیں پیدا ہوں گی۔ نئی وسعتیں عطا ہوں گی۔

جماعت میں بکثرت دلچسپی ہے

تو اللہ کرے ہمیں یہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق ملے اور جماعت ان سے پوری طرح استفادہ کرے۔ جہاں جہاں میں نے یہ باتیں کی ہیں کہ کوشش کرو۔ یہ مراد نہیں ہے کہ (خدا پناہ دے) جماعت میں دلچسپی نہیں ہے۔ بکثرت دلچسپی ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے بچوں کے متعلق بھی مائیں لکھتی ہیں کہ اب دوسرے پروگرام دیکھنے ہی نہیں دیتے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ ان کو پتہ تو کچھ لگ نہیں رہا۔ ہوا کیا ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ وہ مسحور ہو گئے ہیں (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے پروگرام سے۔ ہر وقت یہی شور ہوتا ہے کہ یہی پروگرام لگائیں گے۔ اس لئے میں نے جو ذکر کیا تھا کہیں شاذ کے طور پر ایک آدھ خط میں یہ مل جاتا ہے۔ اور میں نے سوچا کہ بہت سے اور بھی ہوں گے جو لکھنے میں شرم محسوس کرتے ہوں۔ تو ان کی آواز بھی سب تک پہنچا دوں۔ اور ان کو مطمئن کرنے کی بھی کوشش کروں۔

اللہ کرے کہ ہمارے پروگرام دن بدن بہتر ہوتے چلے جائیں اور نیا سال پچھلے سال سے بہت بہتر طلوع ہو اور بہت بہتر حالت میں غروب ہو۔ اس کی تکلیفیں بھی تھوڑی اور عارضی ہوں۔ اور اس سال کی برکتیں بھی ہمیشہ رہنے والی دائمی ہوں۔ (سلام)

ماریشس میں ڈش انٹینا کی اجازت

ماریشس میں بھی اجازت مل گئی ہے۔ اللہ کے فضل سے ماریشس سے شمس تیجو صاحب کا فون آیا تھا کہ اس وقت پارلیمنٹ بیٹھی ہوئی ہے اور غور کر رہی ہے کہ ڈش انٹینا کی اجازت دینی ہے یا نہیں اور دعا کریں پھر میں آپ کو دوبارہ فون کروں گا۔ میں تو نہیں سن سکا جس نے بھی سنا اس نے یہ پیغام دیا۔ اور (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہ چند گھنٹے کے بعد فون آگیا کہ اللہ کے فضل کے ساتھ ڈش انٹینا کی اجازت ہو گئی ہے۔ اور جو مفید بابرکت پروگرام ماریشس سے شروع ہوا تھا۔ اب اہل ماریشس اس سے محروم نہیں رہے۔

نسیم سیفی

ایک نئی بات

انفلوانزا جسے فلو بھی کہا جاتا ہے خاصا معروف مرض ہے۔ نزلہ' زکام' کھانسی' گلا خراب' اگر یہ سب چیزیں ہوں تو بغیر کسی مزید تحقیق کے کہا جا سکتا ہے کہ فلو ہو گیا ہے۔ طبی سائنس کے ماہر کہتے ہیں کہ انفلوانزا کسی بھی موسم میں ہو سکتا ہے اور کسی بھی شخص کو ہو سکتا ہے۔ اور کبھی بھی ہو سکتا ہے۔ نہ اس کے لئے وقت مقرر ہے نہ اس کے لئے موسم مقرر ہے۔ نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ کس قسم کے لوگوں کو ہو گا اور کس قسم کے لوگوں کو نہیں ہو گا۔

سائنس دان انفلوانزا کا ایک ایسا ٹیکہ تیار کرنے میں مصروف ہیں جس سے عمر بھر کے لئے یہ بیماری نہ ہو۔ ہر سال ٹیکہ لگوانا پڑتا ہے۔ گویا کہ اس وقت جو ٹیکہ موجود ہے اس کی افادیت ایک سال تک قائم رہتی ہے۔ لیکن یہ بات غالباً پہلے معلوم نہیں تھی یا کم از کم عامتہ الناس کو معلوم نہیں کہ انفلوانزا کے جراثیم اپنی شکل بدلتے رہتے ہیں۔ اور اس لئے ہر سال طبی سائنس دانوں کو نئی قسم کا ٹیکہ تیار کرنا پڑتا ہے کیونکہ دشمن نے نیا رنگ اختیار کر لیا ہوتا ہے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ وہی ٹیکہ جو پچھلے سال لگوایا گیا تھا اس سال بھی لگوا لیجئے یا جو ٹیکہ اس سال لگوایا جائے گا۔ وہی اگلے سال بھی لگوا لیجئے۔ تو یہ کسی صورت بھی مفید ثابت نہیں ہو گا۔

گذشتہ دنوں عالمی طبی ایسوسی ایشن (W.H.O) نے یہ اطلاع دی ہے کہ اس نے نئے سال کے لئے ٹیکے کی تیاری شروع کر دی ہے دواساز کمپنیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ جوہنس برگ ٹیکہ ' سنگاپور' ٹیکہ ' اور بیجنگ ٹیکہ کے نام سے ٹیکہ تیار کریں۔ یہ بات سن کر کچھ حیرانی تو ہوتی ہے کہ جوہنس برگ' سنگاپور' اور بیجنگ کے نام سے ٹیکے کی تیاری کا کیا مطلب ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس ٹیکے کی ویکسین جو تیار کی جاتی ہے اسے کسی نہ کسی جگہ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے جہاں وبا پھوٹتی ہے۔ اسی جگہ کا نام اسے دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً ۱۹۵۷ء میں ہانگ کانگ فلو تھا۔ اس سے پہلے بھی جو فلو ہوئے تھے مثلاً جنگ عظیم اول کے بعد' ان کو بھی نام دئے گئے تھے۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ فلو کی اس بیماری سے اس سے پہلے دو کروڑ سے زیادہ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔

ٹیکہ بنانے والے یہ بھی بتاتے ہیں کہ ہر سال اس ٹیکے کی تیاری پر کم از کم ایک ملین پاؤنڈ یعنی دس لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے جراثیم کانٹے دار ہوتے ہیں۔ سانس کی نالی میں اپنا کام شروع کرتے ہیں اور انسانی صحت مند خلیئے انہیں اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اور جہاں تک ان کے بڑھنے کا سوال ہے ان کی رفتار کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک سے دو' دو سے چار' چار سے آٹھ' اور آٹھ سے سولہ کی طرز پر یہ بڑھتے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کے جراثیم میں آٹھ قسم کے مادے پائے جاتے ہیں اور ویکسین مرغی کے انڈے کے اندر تیار کی جاتی ہے۔ کس طرح تیار کی جاتی ہے اس کا تو ہمیں علم نہیں لیکن بہرحال اتنا جان لینا ہی کافی ہے کہ مرغی کے انڈے میں اسے تیار کیا جاتا ہے۔ تو جسم سخت مدافعت کرتا ہے اور مدافعت کی کیفیت یہ بتائی گئی ہے کہ ۱۹۶۸ء سے پہلے کے لوگ اب خاص حد تک مدافعت کے قابل ہیں۔ البتہ اگلی صدی میں ان جرثوموں سے لڑنے کی قوت کم ہو جائے گی۔ یا بالکل نہیں ہوگی۔ اس صورت میں ان کے لئے ویکسین تیار کرنے کا فارمولا شائد بدلنا پڑے گا۔ بعض اوقات ایک بات میں کئی باتیں شامل ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ انفلوانزا کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اگرچہ اس کا عنوان تو "ایک نئی بات" ہے لیکن جیسا کہ آپ نے دیکھا اس میں ہمارے لئے کئی نئی باتیں ہیں۔

اپنے ہر فعل اور ہر بات میں خدا کی رضا مدِّ نظر رکھو

تم اپنے ہر کام ہر فعل اور ہر بات میں اس اصل کو مدنظر رکھو۔ رات دن تمہارے دل میں ایک ہی خواہش ہو کہ تم دنیا میں رہ کر خدا سے جا ملو۔ دنیا کے علوم اور دنیا کی ترقیات تمہیں اپنی طرف نہ کھینچیں۔ میں حیران رہ جاتا ہوں جب دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے عالم ہوتے ہیں۔ مگر ان کو دنیا اپنی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ لالچ مال میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ علم میں بھی ہوتا ہے۔ (۔۔۔)

پس یہ خواہش اپنے اندر پیدا کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کو پانا ہے اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ دنیا کے مال' دنیا کے فوائد' دنیا کے منافع تمہاری نظر میں کچھ حقیقت نہ رکھتے ہوں۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو خواہ تم میں لاکھ کمزوری ہو کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اگر سارے نہیں تو تم میں سے ایک جماعت ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گی۔ لیکن اگر یہ نہیں تو پھر کچھ نہیں۔ خواہ تم کیسے دعوے کرنے والے اور کیسی باتیں بنانے والے ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد- واہ کینٹ

باقی وہی ہمیشہ

یہ مئی ۵۰ء کی بات ہے۔ نظارت خدمت درویشاں کی کچی بیرکس میں داخل ہوا۔ سامنے برآمدہ میں سرکنڈا کی چق کے پیچھے محترم مختار احمد ہاشمی صاحب بیٹھے تھے۔ ان سے تعارف کے بعد مدعا بیان کیا کہ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سے ملاقات کرنی ہے۔ وہ کچھ کاغذات لے کر اندر گئے۔ اور پھر آکر مجھے اندر جانے کو کہا۔ چق اٹھا کر اندر گیا۔ سلام عرض کی۔ حضرت میاں صاحب نیم استادہ ہوئے۔ شرف مصافحہ بخشا بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور خود بھی بیٹھ گئے۔ لیکن جلد ہی آہستگی سے اٹھنے میں اٹھنے لگا۔ تو مجھے بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا۔ پھر نہایت وقار سے میرے پاس سے گزر کر میری پچھلی جانب ریت پر رکھی ہوئی پانی کی صراحیوں کی طرف گئے۔ زمین پر بیٹھ کر گلاس میں پانی بھرا۔ اور پھر آہستہ آہستہ میرے قریب آکر گلاس میرے سامنے میز پر رکھ دیا۔ میں تڑپ کر رہ گیا۔ عرض کی میں خود لے لیتا۔ فرمایا۔ آپ مہمان ہیں۔ میں نے کانپتے ہاتھوں گلاس اٹھایا اور پانی پینے لگا۔ اس دوران حضرت میاں صاحب کچھ لکھتے رہے۔ پھر دروازے پر بیٹھے ہوئے خادم کو بلایا۔ اسے کاغذات دیئے۔ لکڑی کی کڑیوں اور شہتیر والی چھت کے ساتھ موٹے کپڑے کا پنکھا لگا ہوا تھا۔ جس کی دو ڈوریاں تھیں۔ ایک کا سرا دروازے کے باہر بیٹھے ہوئے خادم کے پاس تھا۔ جبکہ دوسری کا سرا حضرت میاں صاحب کے داہنے ہاتھ کے قریب۔ خادم جب کاغذات لے کر گیا۔ تو حضرت میاں صاحب نے اپنے والا سرا پکڑ لیا اور پنکھا جھلنے لگے۔ پھر نہایت شفقت سے میری طرف متوجہ ہوئے اور مقصد پوچھا۔ بوکھلاہٹ میں مجھ سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ لیکن جلد ہی حضرت میاں صاحب کی محبت اور شفقت سے میں ایسے باتیں کرنے لگا۔ جیسے گھر میں بیٹھے بزرگوں سے کرتے ہیں۔ ملاقات کے بعد باہر نکلا۔ تو میرا دل چاہتا تھا۔ کہ ہر شخص کو بتاؤں کہ میں کس عظیم ہستی سے مل کر آیا ہوں۔

جلسہ سالانہ پر حضرت میاں صاحب کے گھر کے باہر سلام عرض کی۔ مصافحہ کرتے ہوئے اپنا تعارف کرانے لگا۔ تو فوراً فرمایا "ہاں! آپ منظور صاحب کے بھائی ہیں" اس کے بعد تو گویا مجھے حضرت میاں صاحب سے عشق ہو گیا۔ اپنے تعلیمی اور گھریلو مسائل پر دعا اور راہنمائی کے لئے لکھتا۔ اور جب بھی ربوہ آنے کا موقعہ ملتا۔ حضرت میاں صاحب سے مصافحہ کرنے اور دعا کے لئے درخواست کرنے کے لئے ملنے کی ضرور کوشش کرتا۔

اور پھر ایک دن حضرت میاں صاحب کی وفات کی خبر ملی۔ میرے غم اور دکھ کی کوئی انتہا نہ تھی۔ رات کمرے میں اکیلا تھا۔ دیر تک بے چینی سے ٹہلتا رہا۔ لیٹا تو بے اختیار آنسو نکل آئے اور پھر دیر تک روتا رہا۔ اسی حالت میں آنکھ لگ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ نیم پہاڑی علاقہ ہے۔ ایک چار پانچ فٹ چوڑی سڑک ہے۔ میرے بائیں ہاتھ میں نہایت گہری گھاٹی ہے۔ جبکہ دائیں ہاتھ چار پانچ فٹ اٹھی ہوئی زمین ہے۔ جس پر نہایت خوبصورت پھولوں کے تختے ہیں۔ میری پچھلی جانب کچھ فاصلہ پر جا کر یہ سڑک ۹۰ کے زاویہ پر میرے بائیں ہاتھ کی جانب مڑ جاتی ہے۔ اچانک دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت میاں صاحب سفید لباس پہنے اور بازو پر سفید کوٹ ڈالے میری طرف آرہے ہیں۔ میں خوشی سے کھل اٹھتا ہوں۔ لیکن ایسے لگتا ہے کہ حضرت میاں صاحب مجھ سے سخت ناراض ہیں۔ میرا آگے اٹھا قدم رک جاتا ہے۔ حضرت میاں صاحب میرے پاس سے ایک قدم آگے گزر کر رک جاتے ہیں۔ اور میری طرف منہ کر کے فرماتے ہیں۔ "اتنا زیادہ غم کرنا شرک ہوتا ہے" اور پھر اسی پروقار چال سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ میں پشیمانی کی حالت میں کھڑا انہیں جاتے دیکھتا ہوں۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنے داہنے مڑ جاتے ہیں۔ تو میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور جب میں اٹھتا ہوں۔ تو حالت خاصی بدلی ہوئی تھی۔ وہ دن اور آج کا دن جب بھی ایسے حالات میں طبیعت غیر ہونے لگتی ہے۔ تو اچانک چشم تصور میں میں حضرت میاں صاحب کی شبیہ آجاتی ہے۔ اور میری طبیعت سنبھل جاتی ہے۔ تب میرے لبوں پر یہ پاکیزہ مصرع آجاتا ہے۔

باقی وہی ہمیشہ غیر اسکے سب ہیں فانی

جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔ فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب اسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دور سے اس کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ اور دنیا میں اصل چمک انہیں کی ہے یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہیں۔ ان کی چمک دائمی نہیں ہے کیونکہ یہ غروب ہو جاتے ہیں لیکن وہ غروب نہیں ہوتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے دو معزز ارکان کے اعزاز میں عشائیہ

مورخہ ۲۲- فروری ۱۹۹۵ء کو صدر صاحب عمومی نے اہالیان ربوہ کی جانب سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے دو معزز ارکان مکرم محمد احمد صاحب جسوال (یکے از جسوال برادران) اور مکرم راجہ طاہر احمد صاحب کی احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے غیر معمولی خدمات کی قدردانی کے طور پر ان کے اعزاز میں خدام الاحمدیہ کے گیسٹ ہاؤس میں عشائیہ دیا۔ اس موقع پر اہالیان شہر کے ہر طبقہ کی نمائندگی اس تقریب لطیف کی خصوصیت تھی۔ معززین شہر جن میں صدر انجمن اور تحریک جدید کے عہدیدار بھی شامل تھے نے شرکت کی۔

عشائیہ کے بعد مکرم صدر صاحب عمومی نے حاضرین مجلس سے خطاب کرتے ہوئے سب حاضرین کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا اور دونوں معزز مہمانوں کی مرکز میں آمد پر دلی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جسوال برادران اور ان کے دیگر ساتھیوں کی احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے بے لوث اور انتھک کوششوں کو بے حد سراہا۔ جن کے نتیجہ میں پوری عالمگیر جماعت احمدیہ 'احمدیہ ٹیلی ویژن کی نہایت مفید اور تاریخ ساز نشریات سے بہرہ ور ہوتی ہے صدر صاحب عمومی کے خطاب کے بعد مکرم راجہ طاہر احمد صاحب نے اپنی اور مکرم محمد احمد صاحب جسوال کی طرف سے مکرم صدر صاحب عمومی کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے سب شرکائے محفل سے دعا کی درخواست کی اللہ تعالیٰ انہیں حضرت صاحب کی نگرانی میں احمدیہ ٹیلی ویژن کی خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

بعد میں مکرم راجہ طاہر احمد صاحب نے اظہار تشکر و قدردانی کے طور پر مکرم صدر صاحب عمومی کو احمدیہ ٹیلی ویژن کا EMBLEM (نشان) پیش کیا جو کہ قلبی مسرت اور شکریے کے ساتھ قبول کیا گیا۔

آخر پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۱۲ میں فاضل احمد شمس ولد محمود احمد صاحب شمس قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ساڑھے بیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن ٹیکسلا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۵-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فاضل احمد شمس مکان نمبر ۱۳ گلی نمبر ۳ ماڈل ٹاؤن HMC روڈ ٹیکسلا گواہ شد نمبر ۱ مرزا بشیر احمد قمر وصیت نمبر ۲۰۰۱۸ چچا موصی گواہ شد نمبر ۲ اظہر احمد نظام وصیت نمبر ۲۳۰۷۰۵۔

مسل نمبر ۲۹۹۱۳ میں قانتہ شمس بنت محمود احمد شمس قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن ٹیکسلا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۵-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قانتہ شمس مکان نمبر ۱۳ گلی نمبر ۳ ماڈل ٹاؤن HMC روڈ ٹیکسلا گواہ شد نمبر ۱ مرزا بشیر احمد قمر وصیت نمبر ۲۰۰۱۸ گواہ شد نمبر ۲ فضل احمد شمس برادر موصیہ ٹیکسلا۔

مسل نمبر ۲۹۹۱۴ میں رسول بیگم زوجہ چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالشکر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۵-۱-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ئی ہے۔ ا۔ زیورات طلائی ۳ تولہ ۴ ماشہ مالیتی۔ ۱۲۷۰۰ روپے۔ ۲۔ رہائشی مکان میں کمرہ برقبہ ۲۲×۱۰ مالیتی۔ ۱۰۰۰۰ روپے۔ ۳۔ نقد رقم۔ ۴۰۰۰ روپے۔ اور حق مہر۔ ۵۰۰ روپے۔ کل رقم جائیداد۔ ۲۷۲۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رسول بیگم زوجہ چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی محلہ دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر ۱ نذر محمد نذیر گولیکی وصیت نمبر ۲۷۱۵۰ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ عبدالستار محلہ دارالشکر کارکن دفتر الوصیت ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۱۵ میں محمد یوسف ولد چوہدری سلطان احمد صاحب قوم بدھڑ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد ربوہ حال دارالضیافت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۹۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۹۴۸ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد یوسف دارالضیافت ربوہ گواہ شد نمبر ۱ حفیظ احمد شوکت وصیت نمبر ۲۲۳۸۷ کارکن دارالضیافت ربوہ گواہ شد نمبر ۲ محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ کوارٹر نمبر ۱۷ تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۱۶ میں رانا منصور احمد ولد رانا عزیز احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۱۶ مراد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۱۲-۹۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جز وقتی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا منصور احمد R811/8 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر ۲ مشہود رشید مرزا عزیز آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۹۱۷ میں امتہ الصبور بنت ملک رشید احمد ریحان قوم ریحان پیشہ طالب علم عمر ساڑھے انیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۱۲-۹۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں جوڑی وزن ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۲۱۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الصبور R-356/9 دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر ۲ ملک رشید احمد ریحان وصیت نمبر ۱۸۵۷۰ والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۱۸ میں مظفرہ ملک بنت ملک رشید احمد ریحان قوم ریحان پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۱۲-۹۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں نصف تولہ مالیتی۔ ۲۱۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مظفرہ ملک R-356/9 دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر ۲ ملک رشید احمد ریحان والد موصیہ وصیت نمبر ۱۸۵۷۰۔

مسل نمبر ۲۹۹۱۹ میں محمد شریف سرہندی ولد میاں رحیم بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ریٹائرڈ عمر ۷۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رشید پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۹۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ مکان برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی آٹھ لاکھ روپے۔ ۲۔ نقد ساڑھے تین لاکھ روپے۔ ۳۔ کل جائیداد ساڑھے گیارہ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ پندرہ صد روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شریف سرہندی ۶ رشید پارک گلی نمبر ۲ سکیم موڑ ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر ۱ طارق محمود وصیت نمبر ۲۲۷۵۶ گواہ شد نمبر ۲ منیر الدین ۱۶ رشید پارک ملتان روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۹۲۰ میں امتہ الباسط زوجہ میاں عبدالرشید قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۸-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزنی ۱۸ تولہ مالیتی۔ ۷۵۶۰۰ روپے اور حق مہر پانچ ہزار روپے۔ ۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الباسط یونائیڈ آٹو الیکٹرک ورکس سیکٹر ۱-C میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر ۱ عبدالرزاق وصیت نمبر ۲۸۱۴۲ گواہ شد نمبر ۲ راجہ محمد سلیم وصیت نمبر ۲۱۸۸۵۔

مسل نمبر ۲۹۹۲۱ میں قدسیہ منیر بنت منیر احمد چوہان قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال ۲ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲-۹۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی ایک تولہ تین ماشہ مالیتی۔ ۴۶۶۰ روپے اور نقد۔ ۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قدسیہ منیر بنت منیر احمد چوہان مکان نمبر ۷۳ سیکٹر C-3 میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر ۱ عبدالرزاق وصیت نمبر ۲۸۱۴۲ امیر ضلع میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر ۲ منیر احمد چوہان والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۲۲ میں طاہرہ رفیق بنت رفیق احمد صاحب قوم جٹ ہجرا پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۱-۹۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طاہرہ رفیق چک 23/DNB تحصیل یزمان بہاولپور حال c/o قمر کیسٹ پوائنٹ چوک عباسیہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر ۱ طاہر رفیق c/o قمر کیسٹ پوائنٹ چوک عباسیہ احمد پور شرقیہ گواہ شد نمبر ۲ حکیم محمد منیر راؤ کالونی احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

جمعہ ۱۰- مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-30 تلاوت
4-45 حدیث
5-00 یوروفائل- مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نن سپیٹ- ۳ ستمبر ۱۹۹۳ء حصہ دوم
5-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر ۴- حصہ اول
6-00 اذان اور کوبے اپ ڈیٹ
6-10 خبریں
6-20 خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع -لائیو
7-40 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی در ثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ نمبر ۱ حصہ اول
8-00 ملاقات- اردو دان افراد سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت
9-50 کل کے پروگرام

ڈش انٹینا ڈش انٹینا

بفضل خدا تعالیٰ

ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔

• ہماری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا دگارنٹی شدہ
• بہترین ریموٹ کنٹرول رسیور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
• قیمت صرف -/9500 اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش انٹینا لگوائیے

ہمارا معیار ؛ ہماری مقبولیت

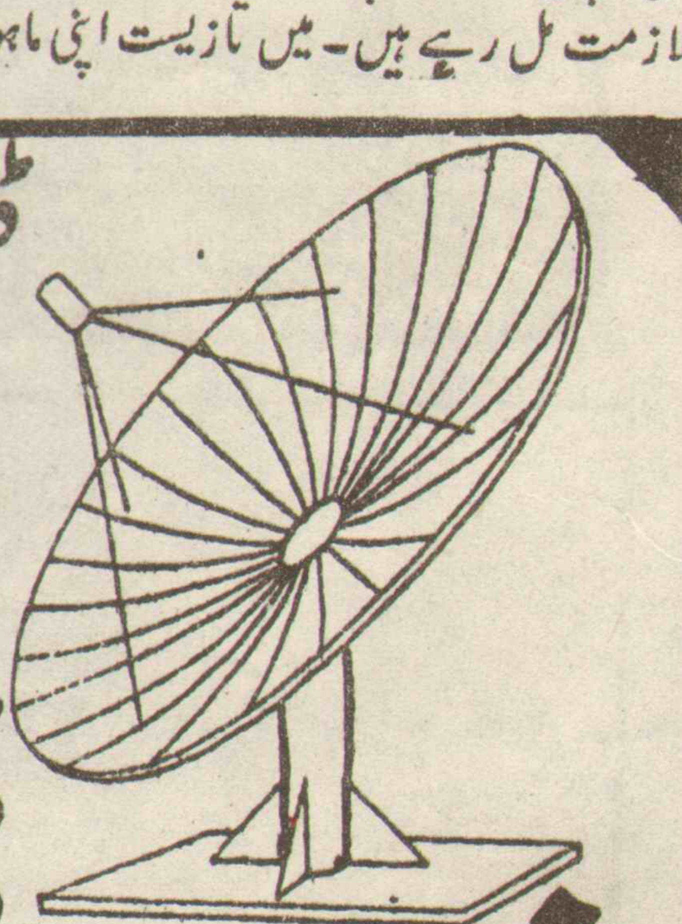

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 7- مارچ-1995ء
سردی کم ہو رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ شیخ اقبال کے قتل کے بعد جھنگ میں غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو لگا دیا گیا۔ بلدیہ کی حدود میں داخل ہونے والی تمام سڑکوں کی ناکہ بندی کر دی گئی۔ حساس علاقوں میں پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی۔ ٹریفک کا داخلہ بند ہے۔ شہر میں تعلیمی ادارے اور عدالتیں بند ہیں۔ سخت خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ مارکیٹوں اور بازاروں میں ہو کا عالم طاری ہے۔

○ شیخ اقبال کے قتل کیس میں سپاہ صحابہ کے کارکنوں سمیت درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں ایک سابق کونسلر بھی شامل ہے۔ سرکاری ذرائع نے گرفتاریوں کی تصدیق یا تردید کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فوری طور پر موٹر سائیکل کی ڈبل سواری پر پابندی لگا دی ہے۔ شیخ اقبال کے جنازے میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ شہر میں بکتر بند گاڑیوں کا گشت جاری ہے۔

○ پنجاب کے گورنر چوہدری الطاف نے کہا ہے کہ پنجاب میں امن وامان کی صورت حال تسلی بخش ہے۔

○ پنجاب کے کل ۲۵۱۲ میں سے ۷۴۶ دینی مدارس بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر فرقہ وارانہ تعصب ابھارنے میں ملوث ہیں۔ ان میں سے بیشتر مدارس کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد ملتی ہے اور کئی ایک کو بیرونی ممالک سے بھی امداد ملتی ہے۔ صوبے میں سب سے زیادہ بریلوی مسلک کے مدرسے ہیں جن تعداد ۱۲۱۶ ہے۔ اس کے بعد دیوبندیوں کے ۹۷۲ اور اہل تشیع کے ۱۰۰ مدارس ہیں۔ بہاولپور میں سب سے زیادہ مدارس ہیں جن کی تعداد ۸۳۳ ہے۔

○ ڈاکوؤں نے لاہور میں عید کے موقع پر نو وارداتیں کر کے لاکھوں روپے لوٹ لئے۔ عید کے موقع پر لاہور میں ۵۰۔ شراب نوش پکڑے گئے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے بھارت میزائیلوں سے پاکستان کو مرعوب نہیں کر سکتا۔ بھارت نے میزائل دوڑ ختم نہ کی تو پاکستان اس کا بھرپور جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کا پاکستان سے کوئی رابطہ نہیں۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم اور پنجابی پختون اتحاد میں تصادم سے ۴۔ افراد ہلاک اور ۶ زخمی ہو گئے۔ ایم کیو ایم کے کارکنوں نے حملہ کیا۔ کئی علاقوں میں ہنگامے ہونے سے کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ دو گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک کانسٹیبل بھی شامل ہے۔ سعید آباد کے علاقے میں ایک شخص کو اغوا کر کے قتل کر دیا گیا۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا کے بارے میں امریکی پالیسی تبدیل ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں امریکہ نے جنوبی ایشیا پر زیادہ توجہ نہیں دی۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے پاک فوج کے سربراہ جنرل عبدالوحید کو ایک خط میں الزام عائد کیا ہے کہ رینجرز دہشت گردوں کی مدد کر رہے ہیں۔ ایجنسیوں نے میری ۱۵ لاشوں والی جعلی کیسٹ وزیر اعظم کو سنا دی۔ تحقیقات کر کے یہ کیسٹ عوام کو بھی سنائی جائے۔ حکومت کو اندھیرے میں رکھا جا رہا ہے۔ ایم کیو ایم کا تعلق ناجائز طور پر "را" سے جوڑا گیا ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف مینار پاکستان پر الٹا بھی لٹک جائیں تو عوام ان کا ساتھ نہیں دیں گے۔

○ سیالکوٹ کینٹ ہولناک تباہی سے بچ گیا۔ گیارہ کلو وزنی بم ایک مڈل سکول کی دیوار کے ساتھ رکھ کر تخریب کار فرار ہو گیا۔ فوری اطلاع ملنے پر حساس ادارے نے طاقتور بم کو ناکارہ بنا دیا۔

○ وفاقی حکومت کے ایک ترجمان نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کو غلط قرار دیا ہے کہ حکومت نے ہفتے میں دو چھٹیوں کے فیصلے سے دستبرداری کا فیصلہ کیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ نہ کوئی ایسا فیصلہ کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے۔

○ ۲۶ سو ری کنڈیشنڈ گاڑیاں پاکستان میں سمگل ہونے سے حکومت کو ایک ارب روپے کی ڈیوٹی کا نقصان ہوا ہے۔ یہ گاڑیاں سرحد اور بلوچستان میں سستے داموں بک رہی ہیں۔

○ پاکستان اور بھارت کے دانشوروں کے غیر سرکاری اجلاس کے بعد ڈاکٹر مبشر حسن نے جو پاکستانی غیر سرکاری وفد کے سربراہ تھے کہا ہے کہ ہمارے دلی جانے سے پاک بھارت جھگڑوں کے طے ہونے کا وقت ۱۰ سال کم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ دونوں ملکوں کے عوام حکومتوں سے آگے نکل گئے ہیں۔ ہم نے پاکستان کے مفاد کی بات کی مگر ایک دوسرے پر الزامات نہیں لگائے۔ ہم سب امن چاہتے ہیں۔

○ مرحوم جسٹس انوار الحق نے اپنے آخری انٹرویو میں کہا تھا کہ عدلیہ سمیت دیگر اداروں کو سب سے زیادہ نقصان ضیاء الحق نے پہنچایا۔

○ قومی اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر مسٹر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کی گھڑی آن پہنچی ہے صرف نواز شریف کی کال کی دیر ہے۔

○ مسلم لیگ کے رہنما میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے اتحاد کے بارے میں ہماری کوشش ہے کہ لیگی حکومت قائم ہو یا اکٹھے اپوزیشن میں بیٹھیں۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: کے اے بشیر فون دوکان: 211806
گھر: 211883

شدید ناقابلِ برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: 20/ روپے۔ اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع 10 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں فون: 04524-211283 / 771
فیکس: 04524-212299

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات تیار ہیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

الیکٹرو ہومیو پیتھک ڈاکٹر / لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک پاس خواتین و حضرات کیلئے ایک سالہ، تمام میڈیکل کالجز کے طلباء ڈاکٹرز، حکماء، ڈسپنسرز، نرسز کیلئے ۶ ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس
خصوصیات
○ کورسز بذریعہ ڈاک
○ ریڈیانک کمپیوٹر پر تشخیصی ٹریننگ کا انتظام بھی موجود ہے۔ جو کہ جدید ترین ہے
○ سٹوڈنٹ کیلئے وظائف
پرنسپل، ڈاکٹر رانا محمد ارشد خان
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
J.S.O جرمن الیکٹرو ادویات دستیاب ہیں
اس وقت تک کوئی کالج J.S.O کے مطابق کورس نہیں کروا رہا ہے۔
نوٹ: پراسپیکٹس حاصل کرنے کیلئے 5 روپے منی آرڈر کریں
نصرت الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) 158۔ ڈی پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد فون ۴۲۶۲۷/۴۳۸۸۸

خوشخبری
ہر قسم کا سامان سینٹری، باتھ روم کی فٹنگ پائپ، لال بیٹ و دیگر عمارتی سامان خاص رعایت کے ساتھ برائے فروخت موجود ہے۔
مرمت و فٹنگ کی سہولت کے ساتھ
نیو چناب آئرن سٹور فون ۲۱۲۲۵۷
رحمت بازار ربوہ